سوال

(925) نمازِ فجر کے بعد نمازِ اشراق کے لیے اسی جگہ خاموش بیٹھنا ضروری ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازِ اشراق کے لیے نمازِ فجر کے بعد اسی جگہ خاموشی سے بیٹھے رہنا کیا لازمی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازِ اشراق کی ادائیگی کے لیے اسی جگہ خاموشی سے بیٹھے رہنا ضروری نہیں۔ کلماتِ خیر کے ساتھ نُطق (کلام کرنا) کا جواز ہے۔ حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'مَن قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنصَرِفُ مِن صَلَاةِ الصُّبحِ، حَتَّى يُسَبِّحَ رَكعَتَيِ الضُّحَى، لَا يَقُولُ إِلَّا خَيرًا، غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ، وَإِن كَانَت أَكثَرَ مِن زَبَدِ البَحرِ' (سنن أبي داود، بابُ صلاةِ الضُّحی، رقم: ۱۲۸۷)

''یعنی جو صبح کی نماز پڑھ کر جائے نماز میں بیٹھا رہا حتی کہ سورج طلوع ہونے کے بعد دو رکعت ادا کرے، زبان سے صرف کلمۂ خیر نکلا، تو اس کی سب خطائیں معاف کر دیتے ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔''

ابوداؤد نے اگرچہ اس پر سکوت اختیار کیا ہے، لیکن روایت سنداً کمزور ہے۔ امام منذری رحمہ اللہ نے کہا ہے، کہ اس میں سہل بن معاذ اور زبان بن فائدہ، دو ضعیف راوی ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 768

محدث فتویٰ